عزیز دوستو

یہ اپیل آپ تمام حضرات کو پہلے ہی بھیجی جا چکی ہے۔ یہ سری لنکا سے تعلق رکھنے والی ایک ایسی معصوم لڑکی کا معاملہ ہے جسے سعودی عدالت سزائے موت سنا چکی ہے۔ ہم اس لڑکی کو سزا سے بچا سکتے ہیں بشرطیکہ حسب ذیل شخصیت سے ایک نوعمر لڑکی کو معاف کرنے کی اپیل کریں۔

برائے مہربانی ذیل میں دیئے جانے والے میل ایڈریس پر اپیل روانہ کیجئے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

بصیر نوید

FOR IMMEDIATE RELEASE

اے ایس-155-2007

6 جولائی 2007ء

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی جانب سے جاری کیا گیا بیان

دنیا بھر کے مسلم اسکالروں سے انتہائی دردمندانہ اپیل

(یہ معاملہ ہے ایک ایسی نوعمر لڑکی کا جسے سعودی عرب میں اس لئے سزائے موت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کہ ایک المیے کو غلط طور پر اس کا جرم تصور کر لیا گیا ہے)

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن یہ اپیل دنیا بھر کے تمام مسلم اسکالروں کے نام تحریر کر رہا ہے۔ اے ایچ آر سی سمجھتا ہے کہ اس اپیل کا ایک ایسے معاملے سے تعلق ہے جو تمام مسلم اسکالروں کی توجہ کا مستحق ہے۔

یہ معاملہ ایسے واقعے سے تعلق رکھتا ہے جس میں ایک نوعمر لڑکی کو چار ماہ کے ایک بچے کو بوتل سے دودھ پلانے کی ذمے داری سونپ دی گئی تھی۔ لڑکی کی ناتجربہ کاری کے باعث حادثاتی طور پر دودھ بچے کے گلے میں پھنس گیا۔ لڑکی انتہائی پریشانی کے عالم میں بچے کے سینے، منہ اور گلے کو دباتی رہی تاکہ دودھ بچے گلے سے نیچے اتر جائے اور اس کی تکلیف کم ہو لیکن اس کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکی اور بچے کی المناک موت واقع ہو گئی۔ یہ واقعہ جن حالات میں پیش آیا اس کی تفصیلی وضاحت ذیل میں پیش کی جا رہی ہے لیکن ہوا یہ کہ غلط فہمی کے باعث اس واقعے کو اس طرح پیش کیا گیا جیسے بچے کو گلہ گھونٹ کا قتل کیا گیا ہو اور سعودی عرب کی ایک عدالت نے 16 جون کو اس واقعے میں ملوث نوعمر لڑکی کو سزائے موت سنا دی۔

ہم اس واقعے کے تمام حقائق کا احتیاط کے ساتھ جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جو کچھ بھی ہوا ایک بڑا المیہ تھا لیکن اس کے نتیجے میں ایک اور معصوم اور ناتجربہ کار نوعمر لڑکی کی پھانسی کا المیہ بھی جنم لے سکتا ہے اگر اسے جلد روکا نہ گیا۔ ہماری رائے ہے کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر عالمانہ انداز سے غور کر کے ایک المیے اور جرم کے درمیان فرق واضح کرنا ضروری ہے کیونکہ اس قسم کی عالمانہ رائے

کے اظہار اور مداخلت سے ایک اور المیے کو جنم لینے سے روکا جا سکتا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ مسلم علمائے کرام اگر مناسب سمجھیں تو اس بد قسمت خاندان سے جسے ایک افسوسناک صورتحال کا سامنا کرنا پڑا ہے رابطہ کر کے اسے کوئی ایسا دانشمندانہ مشورہ دے سکتے ہیں جس سے انہیں ایک مسئلے سے نمٹنے میں مدد ملے۔

واقعے کی تفصیلات

اس معاملے کا تعلق نفیک ریزانہ سے ہے جسے سعودی عرب میں مبینہ طور پر چار ماہ کے ایک بچے کو گلہ گھونٹ کر ہلاک کرنے کے الزام میں سزائے موت کا سامنا ہے۔ ایشین ہیومن رائٹس کمیشن واقعے کا بغور جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ جو کچھ بھی ہوا یہ تھا کہ ایک ناتجربہ کار نوعمر لڑکی کی جانب سے دودھ پلانے کے عمل میں ایک بچے کی المناک موت واقع ہوگئی۔

نفیک ریزانہ 4 فروری 1988ء کو پیدا ہوئی تھی اور اس کا تعلق ایک پسماندہ اور جنگ کے باعث تباہ حال گاؤں سے ہے۔ اس علاقے کے متعدد خاندان جن میں مسلم برادری سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں اپنے کم عمر بچوں کو روزی کمانے کیلئے ملک سے باہر بھیجنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض ایمپلائمنٹ ایجنسیاں غریب خاندانوں کی مشکلات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے کم عمر لڑکیوں کو بیرون ملک ملازمت کیلئے بھرتی کر لیتی ہیں۔ اس مقصد کیلئے ایسے پاسپورٹ حاصل کئے جاتے ہیں جن میں بچوں کی عمر تبدیل کر کے ان کی عمر سے بڑے ظاہر کیا جاتا ہے۔ نفیک ریزانہ کے معاملے میں بھی ایسا ہی کیا گیا اور اس کی تاریخ پیدائش پاسپورٹ میں 2 فروری 1982ء دکھائی گئی۔ اسی تبدیل شدہ تاریخ پیدائش کی بنیاد پر ایمپلائمنٹ ایجنسی نے نفیک ریزانہ کو سعودی عرب میں ملازمت دلوائی اور وہ مئی 2005ء میں سعودی عرب چلی گئی۔

نفیک ریزانہ نے 2007ء میں مسٹر نائف جزیان خلف عتیبی کے گھر میں ملازمت شروع کی جن کی اہلیہ کے ہاں کچھ ہی عرصہ قبل ایک بچے کی ولادت ہوئی تھی۔ کام شروع کرنے کے کچھ ہی دن بعد اس خاندان نے نفیک ریزانہ کو شیر خوار بچے کو جس کی عمر 4 ماہ ہو چکی تھی بوتل سے دودھ پلانے کی ذمے داری سونپ دی۔ نفیک ریزانہ اتنے چھوٹے بچے کی دیکھ بھال کا تجربہ نہیں رکھتی تھی۔ جب بھی وہ بچے کو بوتل سے دودھ پلاتی اسے اکیلا چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اس وقت جب وہ بچے کو دودھ پلا رہی تھی بچے کا گلہ بند ہو گیا جیسا کہ عام طور پر بچوں کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ نفیک ریزانہ نے اس صورتحال میں گھبرا کر مدد کیلئے چیخنے چلانے کے ساتھ ہی دودھ بچے کے گلے سے نیچے اتارنے کیلئے اس کے سینے، گلے اور منہ پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا، وہ مسئلہ حل کرنے کیلئے اپنے طور پر جو کچھ بھی کر سکتی تھی کرتی چلی جا رہی تھی۔ اس کی چیخ پکار سن کر بچے کی ماں اس کے پاس پہنچ گئی لیکن اس وقت تک بچہ یا تو بے ہوش ہو گیا تھا یا جاں بحق ہو چکا تھا۔ بدقسمتی سے بچے کے اہل خانہ ایک کم عمر لڑکی کے ساتھ بہت سختی کے ساتھ پیش آئے اور اسے یہ الزام عائد کر کے پولیس کے حوالے کر دیا گیا کہ اس نے بچے کو گلہ گھونٹ کر مار ڈالا۔ پولیس اسٹیشن میں بھی لڑکی کے ساتھ بہت برا سلوک کیا گیا اور اسے کسی مترجم یا ایسے کسی شخص کی مدد فراہم نہیں کی گئی جس کے ذریعے وہ اصل حالات کی وضاحت کر سکتی۔ اس سے ایک اقبالی بیان پر دستخط کرا لئے گئے اور بعد میں گلہ گھونٹ کر بچے کو قتل کرنے کا الزام عائد کر کے مقدمہ ایک عدالت میں پیش کر دیا گیا۔

نفیک ریزانہ کو پہلی مرتبہ عدالت میں پیش کرتے وقت پولیس کی جانب سے سختی کے ساتھ خبردار کیا گیا تھا کہ وہ عدالت میں اپنا اقبالی بیان ہی دہرائے اور لڑکی نے ویسا ہی کیا لیکن بعد میں جب سری لنکا کے سفارتخانے نے ایک مترجم کی سہولت فراہم کی تو اس نے اپنی زبان میں ان حالات کی وضاحت کی جو بچے کی موت کا سبب بنے تھے۔اس نے یہی باتیں بعد میں عدالت کو بھی بتائیں۔

اطلاعات کے مطابق مقدمے کی سماعت کرنے والے ججوں نے جاں بحق ہونے والے بچے کے والد سے درخواست کی تھی کہ وہ نوجوان لڑکی کو معاف کرنے کا اپنا حق استعمال کرے لیکن باپ نے اس طرح کی معافی دینے سے انکار کردیا۔اس صورتحال کے باعث عدالت نے لڑکی کا سر قلم کرکے سزائے موت دینے کا فیصلہ سنادیا۔سزا 16 جون 2007ء کو سنائی گئی۔

فیصلے کے خلاف اپیل داخل کرنے کیلئے ایک ماہ کی مہلت دی گئی لیکن اب تک اپیل داخل نہیں کی جاسکی کیونکہ اپیل دائر کرنے کے سلسلے میں کارروائی حکومت سری لنکا کو کرنی ہے۔اے ایچ آر سی کے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ سری لنکا کے حکام ایک قانونی فرم کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں جس نے ابتدا میں ایک لاکھ 60 ہزار امریکی ڈالر کے مساوی رقم کا مطالبہ کیا تھا۔ذرائع ابلاغ کی ابتدائی رپورٹوں میں رقم کی مالیت مختلف ظاہر کی جارہی تھی مگر اب یہ معاملہ واضح ہوچکا ہے۔سری لنکا کی وزارت خارجہ کو اپیل کیلئے اتنی بڑی رقم دینے کا اختیار نہیں ہے اور خود نفیک ریزانہ کا خاندان بھی اپیل کیلئے اتنی رقم کا انتظام کرنے سے قاصر ہے تاہم قانونی امداد سے متعلق معاملے پر اس وقت حکومت کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔

سعودی عرب کے قانون کے تحت اس قسم کے مقدمات میں معافی کا حق صرف مقتول کے ورثا کو حاصل ہوتا ہے اور نفیک ریزانہ کو معاف کرنے کا حق جاں بحق ہونے بچے کے والدین کو حاصل ہے۔سعودی عرب کے قانونی نظام میں صرف اسی قسم کی معافی کارگر ثابت ہوسکتی ہے۔

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی رائے ہے کہ نفیک ریزانہ کے معاملے میں جو کچھ بھی ہوا ایک المیہ تھا اور یہ کوئی جرم نہیں تھا کیونکہ کسی بھی مرحلے پر نوعمر خادمہ اور ہلاک ہونے والے بچے کے خاندان کے درمیان کسی قسم کی دشمنی کا کوئی الزام عائد نہیں کیا گیا مزید یہ اگر اس قسم کی کوئی دشمنی موجود ہوتی تو اس بات کا کوئی امکان نہیں تھا کہ چار ماہ کے شیرخوار بچے کو دیکھ بھال کیلئے اس لڑکی کے حوالے کیا جاتا۔خادمہ کی ناتجربہ کاری اور اس کے ساتھ زبان کو سمجھنے میں مشکلات کے باعث ایک ایسی انتہائی افسوسناک صورتحال پیدا ہوگئی جس میں ایک المیے کو جرم تصور کرلیا گیا۔اگر اس المیے کی نوعیت کو چند روز کے اندر نہ سمجھا گیا اور اس کے سبب پیدا ہونے والے مسئلے کو حل نہ کیا گیا تو ایک اور المیہ یہ جنم لے سکتا ہے کہ ایک نوعمر اور ناتجربہ کار خادمہ کو ایسے جرم کی پاداش میں سزائے موت دیدی جائے گی جس کا اس نے نہ تو ارتکاب کیا اور نہ ہی وہ اس قسم کا کوئی جرم کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

خاندان سے رابطے کیلئے تفصیلات

جو مسلم اسکالر متوفی بچے کے خاندان کو کوئی مشورہ دینا چاہتے ہوں ریاض، سعودی عرب میں سری لنکا کے سفارتخانے کی معرفت حسب ذیل پتوں پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

Mr. Naif Jiziyan Khklafal Otaibi

Ministry of Finance, Riyadh

C/O Sri Lankan Embassy

P.O. Box 94360

Riyadh 19693

Saudi Arabia

lankaemb@shabakah.net.sa <mailto:lankaemb@shabakah.net.sa>,

amjsadiqu@hotmail.com <mailto:amjsadiqu@hotmail.com>

مثال کے طور پر ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی جانب سے اس خاندان کو تحریر کئے گئے خط کا نمونہ برائے مہربانی ذیل میں ملاحظہ فرمائیے

محترم جناب عتیبی

اللہ تعالیٰ دکھ کی اس گھڑی میں آپ کے خاندان کو صبر عطا کرے۔ میں آپ اور آپ کی اہلیہ سے آپ کے معصوم بچے کی موت پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ کسی بھی جان کا نقصان ایک المیہ ہوتا ہے اور اسی جذبے سے میں ایک نوعمر لڑکی نفیک ریزانہ کی زندگی کیلئے اپنی تشویش سے آپ کو آگاہ کر رہا ہوں۔ نفیک ریزانہ سری لنکا کے جنگ سے تباہ حال مشرقی علاقے کے ایک انتہائی غریب خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ اس علاقے کے متعدد لوگ جن میں مسلم برادری سے تعلق رکھنے والے بھی شامل ہیں انتہائی سنگین معاشی اور روزمرہ کی دیگر مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ اسی صورتحال کی بنا پر یہ لوگ اپنے کم عمر بچوں کو روزگار کیلئے دیگر ممالک بھیج دیتے ہیں تاکہ اپنے بدحال خاندانوں کا پیٹ بھر سکیں۔

نفیک ریزانہ 4 فروری 1988ء کو پیدا ہوئی تھی، اسے آپ کے ملک میں ملازمت کیلئے بھرتی کرنے والے افراد نے اس کی تاریخ پیدائش تبدیل کر کے 2 فروری 1982ء کرنے کے بعد اس کا پاسپورٹ حاصل کیا تاکہ وہ سعودی عرب کا سفر کر سکے۔ اس وقت بھی جب اس نے آپ کے گھر میں ملازمت حاصل کی وہ ایک کم عمر لڑکی تھی اور اس کے پاس ایک چھوٹے بچے کی دیکھ بھال کا تجربہ نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ناتجربہ کاری کے نتیجے میں آپ کے معصوم بچے کی حادثاتی طور پر موت واقع ہوگئی اور یہ کوئی ایسی دانستہ کارروائی نہیں تھی جس کا مقصد آپ کے خاندان کو نقصان پہنچانا ہو۔ میں اس لئے یہ خط تحریر کر رہا ہوں کہ آپ سے اپیل کر سکوں کہ آپ اس نوعمر لڑکی نفیک ریزانہ پر جسے اس وقت سزائے موت کا سامنا ہے رحم کریں اور اسے معاف کر دیں۔ میں آپ سے رحم دلی اور معاملہ فہمی سے کام لینے کی اپیل کرتے ہوئے یہ امید رکھتا ہوں کہ آپ اپنے دل میں اس بدنصیب لڑکی کیلئے معافی پائیں گے۔

آپ کا مخلص

###

اے ایچ آر سی کے بارے میں: ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کے مسائل پر نظر رکھتا اور رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ یہ گروپ جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔

To unsubscribe from this list visit

http://internal.ahrchk.net/phplist/?p=unsubscribe&uid=08e22779d7a7762a56fa93783a2325f4

To update your preferences visit

http://internal.ahrchk.net/phplist/?p=preferences&uid=08e22779d7a7762a56fa93783a2325f4

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367

--

Powered by PHPlist, www.phplist.com --